سورة ابراهيم

آيات ٩ - ١٦

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۛ۬ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا
اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فِيْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِيْ
شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۹﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ
لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ
تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ
وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ
لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَ خَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَ
اسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَ يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم

آیات 52

مكية

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ①

سورت کا مرکزی مضمون: آپ ﷺ اور آپ ؐ کی دعوت کے بدترین مخالفین کو سخت تنبیہ، ملامت اور زجر و توبیخ ـ کہ جس نظریے اور عقائد کے تم علمبرادر ہو اس کی کوئی بنیاد نہ زمین میں ہے نہ آسمان میں۔ اس کے مقابلے میں جس پیغامِ توحید کی دعوت یہ رسول (ﷺ) دے رہے ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہے، اس کی جڑیں قلب و روح میں گہری اور اس کی شاخیں فضائے آسمانی میں پھیلی ہوئی ہوں۔ ناشکری کا رویہ ترک کرو، پچھلی قوموں کے انجام سے سبق سیکھو۔ توحید اور شکر اختیار کرو

قرآن کریم کے نزول کے مقصد کی وضاحت (لوگوں کو عقاید و اعمال کی تاریکیوں اور شرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید اور ایمان و عملِ صالح کی روشنی میں لانا

اللہ کی نعمتوں اور احسانات کو یاد رکھنے کا بہترین ذریعہ "شکر کا رویہ" ہے جس کے اختیار کرنے ہدایت کی گئی اور ناشکری کے رویے کے انجام بد سے خبرداری

قومِ نوح، قومِ عاد اور قومِ ثمود کے حوالے سے شکر اور کفر کی کشمکش اور تاریخ۔
تاریخ گواہ ہے کہ ناشکری (کفر) کا رویہ اختیار کرنے والے تباہ ہو کر رہے

شکر کا رویہ اختیار نہ کرنے والے لیڈروں اور ان کے ضعیف اور اندھے پیروکاروں کو تنبیہ، روزِ قیامت ایک دوسرے پر لعنت کریں گے (اپنی فکر کرو)

دعوتِ توحید اور نظامِ کفر و شرک کی تشبیہ - کلمۂ طیبہ اور کلمۂ خبیثہ سے
قرآن اور حدیث پر مشتمل بات - کلمۂ طیبہ
قرآن و سنت کے خلاف بات - کلمۂ خبیثہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تاریخ سے شکر و توحید پر استدلال۔
اللہ نے ان پر بے شمار انعامات و احسانات کیے۔
آپ اللہ کے ایک شکر گذار بندے

مناظرِ قیامت سے انذار - شرک چھوڑ کو خالص توحید اختیار کرنے کی دعوت

رسولوں کی اپنی قوموں کے ساتھ کشمکش

- ✓ اصل روئے خطاب مسلمانوں کی طرف
- ✓ ان کو اطمینان دلایا گیا ہے کہ گذشتہ تمام قوموں کی طرف بھی اللہ نے رسول بھیجے جنہوں نے اپنی اپنی قوموں کو اللہ کی دعوت پہنچائی
- ✓ ان رسولوں اور ان کی قوموں کی سرگزشت اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ ہر چند راہ حق میں آزمائشیں بہت پیش آتی ہیں۔ یہاں تک کہ بسا اوقات اس راہ میں گھر در سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے لیکن آخر کار کامیابی اہل ایمان ہی کو حاصل ہوتی ہے۔

اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ ۬ؕ وَ الَّذِیۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ ؕ لَا یَعۡلَمُہُمۡ اِلَّا اللّٰہُ ؕ جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَرَدُّوۡۤا اَیۡدِیَہُمۡ فِیۡۤ اَفۡوَاہِہِمۡ

اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ نَبَؤُا الَّذِیۡنَ - کیا نہیں پہنچی تمہیں خبر ان لوگوں کی

اَتٰی یَاۡتِیۡ ، اِتۡیَانٌ : آنا | نَبَؤُا : خبر - (جمع اَنۡبَآءُ)

اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ میں استفہام (تقریری) Rhetorical question
کیا یہ خبر نہیں پہنچی – یعنی یقیناً یہ خبر تمہیں پہنچ چکی ہے

مِنۡ قَبۡلِکُمۡ - جو تم سے پہلے تھے

قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ - (یعنی) قوم نوح اور عاد و ثمود کی

وَ الَّذِیۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ - اور وہ جو ان کے بعد ہُوئے

لَا یَعۡلَمُہُمۡ اِلَّا اللّٰہُ - جنہیں نہیں جانتا کوئی سوائے اللہ کے

جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُہُمۡ - آئے تھے ان کے پاس ان کے رسول

بِالۡبَیِّنٰتِ - کھلی نشانیاں لے کر

بَیِّنٰت : واضح دلائل (کھلی نشانیاں)

فَرَدُّوۡۤا اَیۡدِیَہُمۡ - لوٹائے (دبائے) انہوں نے اپنے ہاتھ

رَدَّ یَرُدُّ ، رَدٌّ : لوٹانا | اَیۡدِی ، یَدٌ کی جمع (ہاتھ)

فِیۡۤ اَفۡوَاہِہِمۡ - اپنے مونہوں میں

اَفۡوَاہ ، فَاہ کی جمع (منہ) | اردو میں: افواہ (جھوٹی خبر) منہ کی بات

وَ قَالُوۡۤا اِنَّا کَفَرۡنَا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِہٖ وَ اِنَّا لَفِیۡ شَکٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَنَاۤ اِلَیۡہِ مُرِیۡبٍ ﴿۹﴾ قَالَتۡ رُسُلُہُمۡ اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ یَدۡعُوۡکُمۡ لِیَغۡفِرَ لَکُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ

وَ قَالُوۡۤا اِنَّا کَفَرۡنَا - اور کہا کہ بے شک ہم نہیں مانتے اس کو

بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِہٖ - جو تم دے کر بھیجے گئے ہو

وَ اِنَّا لَفِیۡ شَکٍّ - اور ہم در حقیقت شک میں مبتلا ہیں

مِّمَّا تَدۡعُوۡنَنَاۤ اِلَیۡہِ - تم بلاتے ہو جس کی طرف ہمیں

دَعَا یَدْعُوْا ، دَعْوَۃٌ : پکارنا

مُرِیۡبٍ - جو شبہ میں ڈالنے والا ہے (متردد ہیں)

أَرَابَ یُرِیْبُ ، إِرَابَۃً : بے چین کرنا، متردد بنانا، شبہ میں ڈالنا (IV)

مُرِیْب : متردد بنانے والا

قَالَتۡ رُسُلُہُمۡ - کہا ان کے پیغمبروں نے

رَیْب: ایسا شک جس میں خلجان، اضطراب اور بدنیتی ہو

اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ - کیا اللہ کے بارے میں شک ہے؟

شَکٌّ : دو نظریات میں کم علمی کی بنیاد پر ترجیح نہ دے سکنا

اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ میں استفہام (انکارِی) interrogative negation یعنی اس میں کوئی شک نہیں......

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ - جو پیدا فرمانے والا ہے آسمانوں اور زمین کا

فَاطِر ، (فَطَر سے) پیدا کرنے والا -
(تراش خراش کر اچھی صورت میں پیدا کرنا)

يَدۡعُوۡكُمۡ لِيَغۡفِرَ لَكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرَكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ؕ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَصُدُّوۡنَا عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاۡتُوۡنَا بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۝١٠

يَدۡعُوۡكُمۡ لِيَغۡفِرَ لَكُمۡ - وہ تمہیں بلا رہا ہے تاکہ بخش دے تمہارے لیے

مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ - تمہارے گناہ

ذُنُوۡبِ ، ذَنۡبٌ کی جمع (گناہ)

وَيُؤَخِّرَكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى - اور مہلت دے تم کو ایک مُدتِ مقرّر تک

اَخَّرَ يُؤَخِّرُ ، تَاۡخِيۡر : مہلت دینا، پیچھے کرنا

اَجَل : وقت، معیاد

مُسَمًّى : مقرر، معین

قَالُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا - انھوں نے کہا کہ نہیں ہو تم مگر

بَشَرٌ مِّثۡلُنَا - ایک آدمی ہماری طرح کے۔

تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَصُدُّوۡنَا - تم چاہتے ہو یہ کہ روک دو تم ہمیں

اَرَادَ يُرِيۡدُ ، اِرَادَةٌ : ارادہ کرنا، چاہنا (IV)

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدٌّ روکنا

عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا - ان (معبودوں) سے جن کی عبادت کرتے آئے ہیں ہمارے آبا

فَاۡتُوۡنَا بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ - تو لاؤ ہمارے پاس کوئی کھلی سند۔

اَتٰى يَاۡتِيۡ ، اِتۡيَانٌ : آنا

اگر با کے ساتھ آئے تو معنی لے آنا

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللّٰهُ ۗ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا
أَيْدِيَهُمْ فِيْٓ أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ أُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَإِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ إِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضِ ۗ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلٰٓى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ قَالُوْٓا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۗ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَا فَأْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾

کیا تمہیں اُن قوموں کے حالات نہیں پہنچے جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں؟ قوم نوحؑ، عاد، ثمود اور اُن
کے بعد آنے والی بہت سی قومیں جن کا شمار اللہ ہی کو معلوم ہے؟ اُن کے رسول جب اُن کے پاس
صاف صاف باتیں اور کھلی نشانیاں لیے ہوئے آئے تو اُنہوں نے اپنے منہ میں ہاتھ دبا لیے
اور کہا کہ "جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے اور جس چیز کی تم ہمیں
دعوت دیتے ہو اُس کی طرف سے ہم سخت خلجان آمیز شک میں پڑے ہوئے ہیں
اُن کے رسولوں نے کہا "کیا خدا کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے؟ وہ
تمہیں بلا رہا ہے تاکہ تمہارے قصور معاف کرے اور تم کو ایک مدت مقرر تک مہلت دے"
اُنہوں نے جواب دیا "تم کچھ نہیں ہو مگر ویسے ہی انسان جیسے ہم ہیں تم ہمیں اُن ہستیوں کی بندگی
سے روکنا چاہتے ہو جن کی بندگی باپ دادا سے ہوتی چلی آ رہی ہے اچھا تو لاؤ کوئی صریح سند

محمد اقبال

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۬ۛ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فِيْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ
٩ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ١٠

Have the accounts of your predecessors not reached you: the people of Noah, the Ad, the Thamud, and those who came after them - they whose number is not known to any except Allah? Their Messengers came to them with Clear Signs, but they thrust their hands in their mouths, and said: "We do surely reject the Message you have brought, and we are in disquieting doubt about what you are summoning us to. Have the accounts of your predecessors not reached you: the people of Noah, the Ad, the Thamud, and those who came after them - they whose number is not known to any except Allah? Their Messengers came to them with Clear Signs, but they thrust their hands in their mouths, and said: "We do surely reject the Message you have brought, and we are in disquieting doubt about what you are summoning us to.
Their Messengers said: "Can there be any doubt about Allah, the Creator of the heavens and the earth? He invites you that He may forgive you your sins and grant you respite till an appointed term." They replied: "You are only a human being like ourselves. You seek to prevent us from serving those whom our forefathers have been serving all along. If that is so, produce a clear authority for it.

محمد اقبال

اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَبَؤُا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوۡدَ ۛؕ وَالَّذِيۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۛؕ لَا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا اللّٰهُ‌ ؕ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَرَدُّوۡۤا اَيۡدِيَهُمۡ فِىۡۤ اَفۡوَاهِهِمۡ وَقَالُوۡۤا اِنَّا كَفَرۡنَا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ وَاِنَّا لَفِىۡ
شَكٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَنَاۤ اِلَيۡهِ مُرِيۡبٍ ۹

تذکیر بایام اللہ - (پہلی برباد شدہ قوموں کے حالات سے عبرت کی تلقین)

- مشرکین مکہ کو خطاب- کہ برباد شدہ قوموں کے حالات سن چکے ہو، قوم نوح، قوم عاد و ثمود کے حالات تو تمہیں بتائے گئے لیکن بے شمار دوسری اقوام بھی گذری ہیں جن کے حالات اللہ نے بیان نہیں فرمائے اور ان کا علم بھی صرف اسی کو ہے

اس سے ضمناً یہ بات بھی نکلتی ہے کہ چونکہ بہت ساری ایسی اقوام زمین پر آباد ہوئی ہیں جن سے انسانیت کا سلسلہ چلتا رہا مگر اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا لہٰذا آدم علیہ السلام تک بیان کیے گئے نسب غیر یقینی اور غلط ہیں، چاہے یہ کسی قوم کے انساب ہیں یا کسی نبی، بزرگ یا بادشاہ کا نسب۔

اسی لیے جب نبی کریم ﷺ نے جب سنا کہ بعض نسابین (انساب عرب کے ماہرین) آپ کا نسب معد بن عدنان سے آگے تک بیان کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا اہل نسب جھوٹ کہتے ہیں کیا اللہ نے نہیں فرمایا، لَا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا اللّٰهُ۔ (تفسیر امام قرطبیؒ)

- یہاں تمام رسولوں کو ایک جماعت فرض کرکے ان کا ذکر اکٹھے کیا جارہا ہے، جزئیات کو ایک کلی صورت میں بتایا گیا کیونکہ سب نے اپنی اپنی قوم کو ایک جیسی دعوت دی، سب کے سان ان کی قوموں نے ایک ہی طرح کا سلوک کیا، سب کو تقریباً ایک طرح کے جوابات دیئے گئے (اپنے ہاتھ مونھوں پر رکھ لیے، محاورے میں مراد ایسا انکار ہوتا ہے جس میں تعجب بھی شامل ہو)

- انہوں نے رسولوں کی دعوت کو جھٹلایا، اللہ کی توحید اور رسولوں کی رسالت کا انکار کیا اور پھر اللہ نے انہیں پکڑ لیا - تاریخ کی یہ آگہی یہ اطمینان دینے کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے ستائے ضرور جاتے ہیں لیکن بالآخر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نجات انھیں کا نصیب ہوتا ہے

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾

تعجب انگیز سوال (Searching question)

- رسولوں کی دعوت کے انکار پر، ان کی طرف سے تعجب انگیز نوعیت کا سوال سامنے آیا ہے، کیا تمہیں آسمانوں اور زمین کے وجود میں لانے والے خدا کے بارے میں شک ہے؟ اس کی ذات اور اس کی صفات میں شک ہے؟
- حالانکہ اس بات کو تم بھی جانتے ہو کہ زمین و آسمان کا خالق اس کے سوا کوئی اور نہیں، ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے، ہم تو اسی کی نمائندگی کرتے اور اسی کی بات تم تک پہنچاتے ہیں۔
- تم جانتے ہو کہ سراسر رحیم و کریم ذات ہے جو اس کی طرف بڑھتا ہے، وہ آگے بڑھ کر اسے تھام لیتا ہے۔ وہ تمہیں پکار رہا ہے کہ تم اس پر ایمان لاؤ، اسے مانو اور پھر اسی سے مانگو تو اللہ تمہارے ایمان قبول کرتے ہوئے تمہاری بخشش فرمادے گا اور تمہارے ساتھ مغفرت کا سلوک کرے گا۔ اور اس طرح سے دنیا میں تمہارے قیام میں اضافہ کردے گا۔ وہ مہلت عمل جس کا تعین قوموں کی عملی اور اخلاقی زندگی سے ہوتا ہے جب تم اپنے اعمال و اخلاق درست کرلوگے تو اللہ تعالیٰ زمین پر تمہارے قیام اور مہلت عمل میں اضافہ فرمادے گا
- اللہ تعالیٰ کی سنت کا بیان۔ ایک اچھی قوم اگر اپنے اندر بگاڑ پیدا کرلے تو اس کی مہلت عمل گھٹا دی جاتی ہے اور اسے تباہ کردیا جاتا ہے۔ اور ایک بگڑی ہوئی قوم اگر اپنے برے اوصاف کو اچھے اوصاف سے بدل لے تو اس کی مہلت عمل بڑھا دی جاتی ہے
- رسولوں کی دعوت کے منکرین نے کہا، تم ہماری قسمت، ہماری عزت اور ہماری نجات کی باتیں کرتے ہو حالانکہ تم ہماری ہی طرح کے انسان ہونے کے سوا کچھ نہیں ہو۔ انسان، انسانوں کی قسمتیں بنانے یا بگاڑنے پر قادر نہیں۔ تم درحقیقت ہمیں ہمارے دین سے پھیرنا چاہتے ہو۔ اور تم چاہتے ہو کہ جنھیں ہمارے آباؤاجداد پوجا کرتے تھے ہم انھیں چھوڑ دیں۔ اگر تم واقعی سچے ہو تو پھر کوئی ایسا کھلا اور روشن معجزہ لے آؤ جس سے ہمیں یقین ہوجائے کہ تم واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہو

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ - کہا ! اُن سے اُن کے رسولوں نے

اِنْ نَّحْنُ اِلَّا - نہیں ہیں ہم مگر

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ - (واقعی) آدمی تمہاری طرح کے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ - لیکن اللہ احسان کرتا ہے

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ - اس پر جس پر وہ چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ - اپنے بندوں میں سے

وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ - اور نہیں ہے ہمارے لیے (ممکن) کہ

نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ - ہم لائیں تمہارے پاس کوئی دلیل

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ - مگر اللہ کے اذن سے

مَنَّ يَمُنُّ ، مَنٌّ : احسان کرنا، احسان جتانا

اردو میں : ممنون، منّان، امتنان، مِنّت

عِبَاد ، عَبْدٌ کی جمع (بندہ)

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع

وَعَلَى اللّٰهِ - اور اللہ ہی پر

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ - چاہیے کہ بھروسہ کریں اہل ایمان

فَلْيَتَوَكَّلِ میں " لِ " لام امر

وَ مَا لَنَآ اَلَّا - اور کیا ہوا ہے ہمیں کہ نہ

نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ - بھروسہ کریں اللہ پر

وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا - جبکہ بیشک ہدایت دی اس نے ہمیں، ہماری (زندگی کی) راہوں کی

سُبُلٌ ، سَبِيْلٌ کی جمع (راستہ)

وَلَنَصْبِرَنَّ - اور ہم ضرور صبر کریں گے

لَ، لام تاکید

لام تاکید + فعل (مضارع) + نون مشددہ = انتہائی تاکیدی اسلوب

عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا - ان تکالیف پر جو تم ہمیں پہنچا رہے ہو

اَذٰى يُؤْذِىْ ، اِيْذَآءٌ تکلیف دینا (III)

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ - اور اللہ ہی پر چاہیے کہ بھروسہ کریں بھروسہ کرنے والے

قَالَتۡ لَهُمۡ رُسُلُهُمۡ اِنۡ نَّحۡنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نَّاۡتِيَكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَ
عَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰٮنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيۡتُمُوۡنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ
الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۱۲﴾ ع

ان کے رسولوں نے ان سے کہا "واقعی ہم کچھ نہیں ہیں مگر تم ہی جیسے انسان لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ تمہیں کوئی سند لا دیں سند تو اللہ ہی کے اذن سے آسکتی ہے اور اللہ ہی پر اہل ایمان کو بھروسہ کرنا چاہیے

اور ہم کیوں نہ اللہ پر بھروسہ کریں جبکہ ہماری زندگی کی راہوں میں اس نے ہماری رہنمائی کی ہے؟ جو اذیتیں تم لوگ ہمیں دے رہے ہو اُن پر ہم صبر کریں گے اور بھروسا کرنے والوں کا بھروسا اللہ ہی پر ہونا چاہیے

Their Messengers told them: "Indeed we are only human beings like yourselves, but Allah bestows His favour on those of His servants whom He wills. It does not lie in our power to produce any authority except by the leave of Allah. It is in Allah that the believers should put their trust. And why should we not put our trust in Allah when it is indeed He Who has guided us to the ways of our life? We shall surely continue to remain steadfast in face of your persecution. All those who have to put trust, should put their trust only in Allah."

محمد اقبال

قَالَتۡ لَهُمۡ رُسُلُهُمۡ اِنۡ نَّحۡنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ‌ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نَّاۡتِيَكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ
وَقَدۡ هَدٰٮنَا سُبُلَنَا‌ ؕ وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيۡتُمُوۡنَا‌ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۱۲﴾

قوم کے اعتراضات کا جواب

- انسانوں کے اندر ایک غلط فہمی قدیم زمانوں سے چلی آرہی ہے اور آج بھی ہے کہ لوگ نبوت و رسالت کو بشریت کے خلاف سمجھتے ہیں، ان کے نزدیک رسالت ایک عظیم منصب ہے اور بشریت نہایت فروتر مقام۔ یہ دونوں اکٹھے کیسے ہو سکتے ہیں؟
- حالانکہ معمولی عقل کا آدمی بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ آدم بشر تھے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں مسجود ملائک بنایا جبکہ ملائکہ نورانی مخلوق ہیں اور باقی کوئی مخلوق تو ان دونوں مخلوقات سے شان میں بلند نہیں۔ اور مزید یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کے رسول (علیہ السلام) انسانوں کی ہدایت کے لیے آتے ہیں اور ہدایت ہمیشہ اپنے ہم جنس سے حاصل کی جاتی ہے کیونکہ ہدایت کے لیے ضروریات کا یکساں ہونا، احساسات کا یک رنگ ہونا اور فہم و شعور کے سرچشموں کا مشترک ہونا ضروری ہے۔
- رسولوں نے اپنے قوموں کو کہا کہ اگر تم کو ہماری بشریت پر اعتراض ہے تو ہم کو یہ اعتراف ہے کہ بلاشبہ ہم تمھاری ہی طرح بشر ہیں۔ ہم کو مافوق بشر ہونے کا دعوی نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں میں سے جو بشر ہوتے ہیں جن پر چاہتا ہے اپنا فضل فرماتا ہے اور ان کو نبوت و رسالت کے منصب پر سرفراز کر دیتا ہے۔ ہم پر یہی فضل ہوا ہے (یہ اس کے اختیارات ہیں)
- جن راستوں پر چلنے کی اس نے ہمیں خود ہدایت فرمائی ہے، ہمارا اعتماد ہے اور ہمیں اعتماد کرنا چاہیے کہ ان میں جو مزاحمتیں اور رکاوٹیں پیش آئیں گی ان کے دور کرنے میں وہ ہماری مدد اور رہنمائی فرمائے گا، تم جو ایذا بھی ہمیں پہنچاؤ گے ہم اس پر صبر کریں گے اور اللہ پر بھروسہ کریں گے، اس لیے کہ اللہ ہی کی ذات ایسی ہے جس پر بھروسہ کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیے، اور اُس نے خود ہمیں اپنے تقرب کے طریقے اور اپنی طرف آنے کے راستے بتائے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اس پر توکل نہ کریں

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے انکار کیا

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ - اپنے رسولوں سے، کہ ہم ضرور نکال باہر کریں گے تم کو

لَ ،لام تاکید

لام تاکید + فعل (مضارع) + نون مشدد = انتہائی تاکیدی اسلوب

مِّنْ اَرْضِنَآ - اپنی زمین سے

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا - یا تمہیں لازماً لوٹنا پڑے گا ہماری مِلّت میں

عَادَ يَعُوْدُ ، عَوْدٌ : لوٹنا، واپس آنا

تاکیدی اسلوب

فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ - تو وحی بھیجی ان کی طرف ان کے رب نے

لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ - کہ ہم ضرور ہلاک کریں گے ظالموں کو

تاکیدی اسلوب

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ - اور ضرور آباد کریں گے ہم تمہیں اس سرزمین میں

تاکیدی اسلوب

لَ ،لام تاکید | نُ ،جمع متکلم (ہم) | اَسْكَنَ يُسْكِنُ ، اِسْكَانٌ : آباد کرنا (IV) | نَّ ،نون مشدد (تاکید کے لیے)

مِنْۢ بَعْدِهِمْ - ان کے بعد

ذٰلِكَ لِمَنۡ خَافَ مَقَامِیۡ وَ خَافَ وَعِیۡدِ ﴿۱۴﴾ وَ اسۡتَفۡتَحُوۡا وَ خَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنۡ وَّرَآئِہٖ جَہَنَّمُ وَ یُسۡقٰی مِنۡ مَّآءٍ صَدِیۡدٍ ﴿۱۶﴾

ذٰلِكَ لِمَنۡ خَافَ - یہ (انعام ہے) اس کا جو خوف رکھتا ہے

مَقَامِیۡ - میرے (سامنے) کھڑا ہونے کا

وَ خَافَ وَعِیۡدِ - اور ڈرتا ہے میری وعید سے

وَ اسۡتَفۡتَحُوۡا - اور انہوں نے فیصلہ مانگا

(ف ت ح) اِسۡتَفۡتَحَ يَسۡتَفۡتِحُ ، اِسۡتِفۡتَاحٌ : فیصلہ مانگنا، فتح چاہنا (X)

وَ خَابَ - اور نامراد ہوا

خَابَ يَخِيۡبُ ، خَيۡبَةٌ : ناکام ہونا، نامراد ہونا

کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ - ہر جبر کرنے والا (سرکش)، حق کا دشمن

جَبَّار ، جَبۡرٌ سے مبالغہ کا صیغہ (جبر کرنے والا، خود اختیار، سرکش

عَنِيۡد ، عُنُوۡدٌ سے صفت مشبہ کا صیغہ (سخت عناد رکھنے والا

مِّنۡ وَّرَآئِہٖ جَہَنَّمُ - اس کے پیچھے جہنم ہے

وَرَآءِ : پیچھے، پہلے

وَ یُسۡقٰی - اور پلایا جائے گا اسے

سَقٰی يَسۡقِیۡ ، سِقَايَةٌ پلانا

مِنۡ مَّآءٍ صَدِیۡدٍ - پیپ والے پانی میں سے

صَدِيۡد (خون ملی) پیپ

غِسۡلِيۡن زخموں کا دھوون، پیپ

غَسَّاق بدبودار بہتی ہوئی پیپ

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾

آخر کار منکرین نے اپنے رسولوں سے کہہ دیا کہ "یا تو تمھیں ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا ورنہ
ہم تمھیں اپنے ملک سے نکال دیں گے" تب اُن کے رب نے اُن پر وحی بھیجی کہ "ہم اِن
ظالموں کو ہلاک کر دیں گے, اور اُن کے بعد تمھیں زمین میں آباد کریں گے یہ انعام ہے اُس کا جو
میرے حضور جواب دہی کا خوف رکھتا ہو اور میری وعید سے ڈرتا ہو, اُنھوں نے فیصلہ چاہا تھا
(تو یوں اُن کا فیصلہ ہوا) اور ہر جبار دشمن حق نے منہ کی کھائی. پھر اس کے بعد آگے اس کے لیے
جہنم ہے وہاں اُسے کچ لہو کا سا پانی پینے کو دیا جائے گا

Then the unbelievers told their Messengers: "You will have to return to the fold of our faith or else we shall banish you from our land." Thereupon their Lord revealed to them: "We will most certainly destroy these wrong-doers, and will then cause you to settle in the land as their successors. That is the reward for him who fears to stand for reckoning and holds My threat in awe. "They sought Our judgement. And (thanks to that judgement) every obstinate tyrant opposed to the Truth was brought to naught. Hell is before him and he shall be made to drink of the oozing pus.

محمد اقبال

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾

منکرین کی رسولوں کو دھمکی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی

- رسولوں کی جماعت اور ان کی قوموں کے درمیان ہونے والے سوالات وجوابات کا تذکرہ جاری
- انسان جب کسی سچائی یا حقیقت کو نہ ماننے کا فیصلہ کرلیتا ہے تو شروع شروع میں دلائل کی جنگ لڑتا ہے۔ جب اس میں ناکام ہوتا ہے تو پھر وہ دھمکیوں اور اذیت رسانیوں پر اتر آتا ہے۔ مشرکینِ مکہ بھی یہی کر رہے تھے اور سابقہ امتوں کی تاریخ بھی ہمیں یہی بتلارہی ہے کہ جب وہ دلائل کی جنگ میں پسپا ہوگئے تو انھوں نے اپنی طرف آنے والے رسولوں (علیہ السلام) کو ڈرانا دھمکانا شروع کیا (اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں اپنے شہروں اور اپنی سرزمین سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ)
- ملت میں واپس آجانے کا یہ مطلب نہیں کہ انبیاء علیہ السلام منصب نبوت پر سرفراز ہونے سے پہلے اپنی گمراہ قوموں کی ملت میں شامل ہوا کرتے تھے، بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ نبوت سے پہلے چونکہ وہ ایک طرح کی خاموش زندگی بسر کرتے تھے، کسی دین کی تبلیغ اور کسی رائج الوقت دین کی تردید نہیں کرتے تھے، اس لیے ان کی قوم یہ سمجھتی تھی کہ وہ ہماری ہی ملت میں ہیں، اور نبوت کا کام شروع کردینے کے بعد ان پر یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ وہ ملت آبائی سے نکل گئے ہیں۔ حالانکہ وہ نبوت سے پہلے بھی کبھی مشرکین کی ملت میں شامل نہ ہوئے تھے کہ اس سے خروج کا الزام ان پر لگ سکتا
- اللہ تعالیٰ کی انبیاء ورسل اور ان کے متبعین کو تسلی کہ تم ان دھمکیوں کی پروامت کرو، ان منکرین نے اپنے رویے سے ثابت کیا ہے کہ وہ نصیحت کی بات کو نہیں سمجھتے، قوموں کی ہلاکت کے قانون کے مطابق اب انھیں مٹادیا جائے گا اور ان کی جگہ پر ہم تمہیں آباد کریں گے، ان کی زمینوں کا تمہیں وارث اور حاکم بنائیں گے

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

اللہ کی تائید، نصرت، تمکن اور اقتدار کا مشروط وعدہ

- ظالموں کی ہلاکت کے ذریعے ان کے چنگل سے نجات پا کر ان کی جگہ حاصل کرنا، فقط انہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقام و عید سے ڈرتے ہوں
- اس میں رسولوں کے پیروؤں کے لیے تنبیہ اور استقامت کی تلقین ہے۔ (یعنی یہ استبدالِ قوم کے بعد زمین میں تمکن اور استخلاف کی بشارت ان کے لیے ہے جو ہر قسم کے مصائب کا مقابلہ کریں گے اور مخالفوں سے ڈر کر خدا کے خوف کو نظر انداز نہ کریں گے، اس کے مطیع و فرمانبرادر رہیں گے ۔اللہ تعالیٰ اپنے حقیقی مطیع و فرمانبراد لوگوں اور قوموں کو انعامات سے نوازا کرتا ہے، اس استخلاف، تمکن، اقتدار اور غلبے کا وعدہ سورۃ المجادلہ آیت ۲۱ اور سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۵ میں بھی آیا ہے)
- اللہ تعالیٰ پر توکل، مصائب پر صبر ، اس کی وعیدوں کا خوف، اس کی اطاعت و فرمانبرادری - اللہ کی حمایت و نصرت کا پیش خیمہ
- ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ میں لفظ خَافَ (ڈر) دو دفعہ آیا ہے، یہ خوف کا ایک مثبت پہلو ہے، اللہ سے جو ڈرتا ہے۔ اللہ کا ڈر انسان کو دنیا کے ہر طرح کے خوف سے بے نیاز کر دیتا ہے، اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ پ نا معلوم کتنے ہی خوف کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے یعنی محاسبے سے ڈرا تو خود اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے، اس کا زندہ ضمیر اس کا محاسبہ بھی کرتا ہے اور اسے رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے، اسے گناہوں پر بہادر نہیں ہونا دیتا، چھوٹی سی خطا اور گناہ پر چونک جاتا ہے، اللہ سے رجوع کرتا ہے، اس سے معافی طلب کرتا ہے اس کی رضا کا خواستگار ہوتا ہے ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا " رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ" حکمت کی جڑ اللہ کا خوف ہے

وَ اسۡتَفۡتَحُوۡا وَ خَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنۡ وَّرَآئِہٖ جَہَنَّمُ وَ یُسۡقٰی مِنۡ مَّآءٍ صَدِیۡدٍ ﴿۱۶﴾

اللہ کی تائید، نصرت، تمکن اور اقتدار کا مشروط وعدہ

- "فیصلہ مانگنے" والے انبیاء کرام بھی ہو سکتے ہیں، جیسا کہ انبیاء کرام کی متعدد دعاؤں میں اس کا ذکر ہے، اور فیصلہ مانگنے والے انبیاء کرام کے مخالفین و کفار بھی ہو سکتے ہیں، جیسا کہ متعدد آیات میں اس کا بھی ذکر ہے
- سیاق سے لگتا ہے کہ منکرین دعوت اصرار کرتے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان آخری فیصلہ ہو جانا چاہیے تو اللہ نے فرمایا کہ معاملہ کچھ بھی ہو اور دعا کسی جانب سے بھی مانگی گئی ہو اس کی قبولیت کے بعد حق و باطل کے فیصلے کا وقت آ گیا ہے
- چنانچہ حق کو غالب کر دیا گیا اور باطل کو مغلوب کر دیا گیا۔ اہل باطل اس طرح عذاب کا شکار ہوئے کہ ان میں سے ایک ایک شخص جو اپنے آپ کو جبر کی تصویر سمجھتا تھا اور جس نے حق کی دشمنی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا، ان سب کو نامرادی کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ان کی دنیا تباہ کر دی گئی، رسوائیاں ان کا مقدر بن گئیں اور یہ لوگ دنیا میں عبرت کا نشان بن گئے۔ لیکن اسی پر بس نہیں، ابھی آخرت کا عذاب ان کے انتظار میں ہے جہاں انھیں جہنم میں پھینکا جائے گا اور جب پیاس کی شدت سے یہ جان کنی میں مبتلا ہوں گے تو انھیں خون اور پیپ ملا پانی پینے کو دیا جائے گا
- موت کے اسباب ہر طرف سے ان کی طرف بڑھ رہے ہوں گے۔ شدتِ عذاب جان لیوا ہو گی، آگ کی تپش اور جلن ہر چیز کو جلائے دے رہی ہو گی اور پیاس سے انتڑیاں ٹوٹ رہی ہوں گی اور یہ ان تمام ناقابل برداشت تکلیفوں سے نجات پانے کے لیے موت کی تمنا کریں گے لیکن انھیں موت نہیں آئے گی۔ اس شخص کی تکلیف اور اذیت کا کیا ٹھکانا ہے کہ جسے موت کے سوا کوئی چیز عذاب سے نجات دینے والی نہ ہو لیکن اسے موت بھی نہ آئے

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید ناامیدی اس کی دیکھا چاہیے